

رہا، کیا وہ مزدور کی خدائی تھی، رب العالمین کی خدائی نہ تھی کہ اس میں مجھے نقصان کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا؟

۲۔ پہلے مصرع کے آخر میں استفہام کے بجائے استعجاب کی علامت سمجھی جائے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ مجھے تو بندگی کا حق ادا کرتے رہنے سے بھی کوئی فائدہ نہ پہنچا، لیکن مزدور کی طرف دیکھیے کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بڑے رعب داب اور شان و شوکت کے ساتھ سلطنت کرتا رہا۔

۴۔ لغات۔ پہلے "حق" کے معنی ہیں سچی بات، سچ، دوسرے "حق" کے معنی ہیں۔ واجب، فرض اور ذمہ۔

تشریح :- میں نے جان راہ حق میں دے دی، لیکن اس میں میری کیا خوبی ہے؟ جان میری نہ تھی، خدا نے مجھے عطا کی تھی۔ اس کا عطیہ اسے لوٹا دیا تو کمال کیا ہوا؟ سچی بات یہ ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ ہم پر واجب تھا، جو کچھ ہمارے ذمے عائد تھا، وہ تو پورا نہ ہو سکا، ہم اپنی کوئی چیز اس کی راہ میں قربان کرتے تو ایک بات تھی۔ اس صورت میں کہہ سکتے تھے کہ ہم نے فرض ادا کر دیا۔ اب ایسا دعویٰ کیونکر زیبا ہے؟

لطف یہ کہ انسان کی انتہائی قربانی جان دے دینا ہے۔ مرزا اسے بھی ادا ئے حق قرار نہیں دیتے۔ سوچیے راہ خدا میں قربانی کا تصور اور حق ادا کرنے کا مقام کتنا بلند ہے۔

۸۔ تشریح :- عام قاعدے کے مطابق زخم دبا دیا جائے تو لہو بھگم جاتا ہے اور رداں نہیں رہتا، لیکن غالب کو الٹی صورت پیش آئی۔ زخم باندھ دیا گیا اور لہو پھر بھی جاری رہا۔ اس کے برعکس میرے کام میں رکاوٹ پیدا ہوئی تو وہ جاری نہ رہ سکا اور وہیں اٹک گیا۔

شعر کا مطلب یہ ہے کہ جو بات میرے لیے فائدہ مند ہوتی ہے، وہ پیش نہیں آتی، جس میں نقصان کا پہلو ہو، وہی پیش آتی ہے۔ زخم باندھ جانے سے لہو رگ